یتامیٰ کی پرورش قوم میں بہادری پیدا کرتی ہے

(فرمودہ یکم نومبر ۱۹۵۳ء)

یکم نومبر ۱۹۵۳ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے محترم عارف نعیم صاحب آف سائپرس کا نکاح محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب سے ایک ہزار روپے مہر پر پڑھا۔[1]

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

عام طور پر لوگ یتامیٰ کی پرورش نوکروں کے طور پر کرتے ہیں اور ان سے نوکروں کی طرح کام لیتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کا منشاء یہ ہے کہ یتامیٰ کی پرورش ایسے رنگ میں کی جائے جیسے اپنی اولاد کی کی جاتی ہے۔

قرآن کریم نے یتامیٰ کی پرورش پر بہت زور دیا ہے یہی ایک چیز ہے جو اگر کسی قوم میں پائی جائے تو اس قوم کے افراد موت سے بے خوف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ موت کے وقت انسان اپنی موت سے نہیں ڈرتا وہ جس چیز سے ڈرتا ہے وہ اپنے بیوی بچوں کا بیوہ اور یتیم رہ جانا ہوتا ہے کہ میرے بعد ان کا کیا بنے گا۔ لیکن اگر ہر شخص اپنے اردگرد دیکھ رہا ہو کہ قوم اپنے یتامیٰ اور بیوگان کے بہترین انتظام سے غافل نہیں بلکہ ان کے ساتھ ہر شخص اپنی بہنوں اور اولاد کا سا سلوک کرتا ہے تو وہ موت سے بے خوف ہو جائے اور وہ قوم جس کے افراد موت سے نڈر ہو جائیں اسے مٹایا نہیں جا سکتا۔

یورپین اقوام بھی اس حقیقت سے غافل نہیں کہ جس قوم کے افراد موت سے بے خوف نہ ہوں وہ زندہ نہیں رہ سکتی لیکن اس کے لئے انہوں نے شراب نوشی کو ترجیح دی ہے یہی وجہ

ہے کہ فوج میں سپاہیوں کو شراب نوشی کی رغبت دلائی جاتی ہے اور جنگ کے موقع پر شراب کا راشن بڑھا دیا جاتا ہے تاکہ نشہ کے نتیجہ میں وہ عواقب سے لاپرواہ ہو جائیں اور میدان جنگ میں اس بات کا خیال نہ کریں کہ ان کی موت کے بعد ان کے بیوی بچوں پر کیا گزرے گی۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ اسلام تو ایک طبعی طریقہ اختیار کرتا ہے اور در حقیقت یتامیٰ اور بیوگان کی حفاظت اور پرورش کا مناسب انتظام کر کے قوم کے افراد کو مطمئن کر دیتا ہے کہ وہ مذہب اور ملک کی خاطر مرنے سے نہ ڈریں۔ مگر یورپین لوگوں نے یہ ذریعہ اختیار کیا ہے کہ شراب کثرت سے خریدی جائے اور پلائی جائے اس طرح یہ لوگ مصنوعی طور پر اپنے سپاہیوں کی عقل پر پردہ ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ ملک کی خاطر لڑتے وقت موت سے بے خوف ہو جائیں۔

(المصلح کراچی ۱۷ دسمبر ۱۹۵۳ء صفحہ ۴)

---

[1] یکم نومبر ۱۹۵۳ء کو صبح ساڑھے نو بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قصر خلافت میں محترم عارف نعیم صاحب (آف سائپرس) متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ کا نکاح محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بنت جناب محمد ابراہیم صاحب مرحوم سے مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر یکم نومبر ۵۳ء کو صبح ساڑھے نو بجے حضرت مصلح موعود نے قصر خلافت میں پڑھا۔ خطبہ نکاح قلم بند نہ ہو سکا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں محترم مولانا نذیر احمد علی صاحب مبلغ مغربی افریقہ کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ جو درج کر دیا گیا ہے۔ خطبہ میں حضور نے خواجہ گل محمد صاحب سکنہ چکوال جو لڑکی کے پرورش کنندہ ہیں کے نیک نمونہ کی تعریف فرمائی جو انہوں نے یتیم بچی کی پرورش کے ضمن میں پیش کیا۔ (المصلح کراچی ۱۷۔ دسمبر ۱۹۵۳ء صفحہ ۴)